39180-اگر کسی کو گہری نیند میں شک ہو

سوال

اگر کوئی شخص سوئے اور اسے شک ہو کہ آیا وہ گہری نیند سویا تھا یا نہیں تو کیا اس سے اس کا وضوء ٹوٹ جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

جب کوئی شخص سویا ہو اور اسے شک ہو کہ آیا اس نیند سے اس کا وضوء ٹوٹا ہے یا نہیں ؟

تو اس سے اس کا وضوء نہیں ٹوٹے گا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" اگر کسی کو شک ہو کہ وہ سویا تھا یا کہ اسے اونگھ آئی تھی ؟ دونوں میں سے کچھ ضرور ہوا ہو تو اس کا وضوء نہیں ٹوٹے گا، امام شافعی رحمہ اللہ کتاب الام میں کہتے ہیں :

" احتیاط اسی میں ہے کہ وہ وضوء کرلے .... پھر کہتے ہیں : اگر اسے نیند کا یقین ہو اور شک ہو کہ آیا ممکن تھا یا نہیں ؟ تو اس پر وضوء نہیں، صاحب " البیان " اور دوسروں نے اسی طرح بیان کیا ہے، اور صحیح بھی یہی ہے " انتہی.

دیکھیں : المجموع للنووی (17/2).

اور امام نووی رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ آیا وہ ممکن تھا یا نہیں سے مراد یہ ہے کہ آیا اس کی مقعد زمین پر لگی ہوئی تھی تو اگر اس کی مقعد زمین پر ٹکی ہوئی تھی تو اس بنا پر اس کا وضوء نہیں ٹوٹا، سوال نمبر (36889) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ گہری نیند سے وضوء ٹوٹتا ہے، اور اگر گہری نہ ہو بلکہ نیند تھوڑی ہو تو اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا.

صرف نواقض وضوء کے حصول کے شک سے وضوء نہیں ٹوٹتا اس کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے :

عباد بن تمیم اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں : ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ وہ نماز میں کچھ نہ کچھ پاتا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" وہ اس وقت تک نماز نہ چھوڑے جب تک کہ آواز نہ سن لے، یا پھر بدبو نہ پالے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (137) صحیح مسلم حدیث نمبر (361)

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اگر کسی کے پیٹ میں کوئی گڑبڑ ہو اور اسے یہ اشکال پیدا ہو جائے کہ آیا اس سے کچھ خارج ہوا ہے یا نہیں ؟ تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ وہ آواز نہ سن لے یا پھر بدبو نہ پالے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (362).

امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

"حتی کہ وہ آواز سن لے، یا پھر بدبو پالے "

اس کا معنی یہ ہے کہ : ان دونوں چیزوں میں سے کسی ایک کے وجود کا علم ہو جائے، اور مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اس میں آواز سننا اور سونگھنا شرط نہیں.

اور یہ حدیث دین اسلام کے عظیم اصولوں میں سے ایک اصول اور فقہی قواعد میں سے ایک قاعدہ ہے، وہ یہ کہ : اشیاء کو اس کی اصل پر باقی رکھا جائیگا جب تک کہ اس کے خلاف یقین نہ ہو جائے، اور اس پر پیدا ہونے والا شک کوئی نقصان اور ضرر نہیں دے گا.

اس باب کا مسئلہ جس میں حدیث وارد ہوئی ہے بھی اسی میں شامل ہے کہ جسے طہارت اور وضوء کا یقین ہو اور وضوء ٹوٹنے کا شک پیدا ہو جائے تو اسے طہارت باقی رہنے کا حکم لگایا جائیگا، اور دوران نماز یا نماز کے باہر شک پیدا ہونے میں کوئی فرق نہیں، ہمارا مذہب بھی یہی ہے اور سلف اور خلف میں سے جمہور علماء کرام کا مسلک بھی یہی ہے...

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ :

شک میں یہ کوئی فرق نہیں کہ وضوء ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے میں دونوں احتمال برابر ہوں، یا پھر ان میں کوئی ایک راجح ہو، یا اس کے ظن میں ایک احتمال غالب ہو، اس پر اس میں سے کسی بھی حالت میں وضوء نہیں ہے.

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ :

اس کے لیے احتیاطاً وضوء کرنا مستحب ہے " انتہی مختصرا.

واللہ اعلم.